ILM Society

Plot No. 270, Quarter 173/F,
Bihar Colony Jamshed Road Karachi.
+92-300-2519395, +92-300-2241979
contact@ilmsociety.com
www.ilmsociety.com

......استفتاء......

ہم "آئی۔ایل۔ایم سوسائٹی" (ILM Society) کے نام سے ایک فلاحی ادارہ چلاتے ہیں۔ جس کے تحت ہم غریب اور مستحق بچوں کے ساتھ اسکول کی تعلیم کے لیے مالی تعاون کرتے ہیں، ہم اپنے دوست واحباب سے اس سلسلے میں تعاون حاصل کرتے ہیں جو کہ عطیات اور زکوٰۃ کی صورت میں موصول ہوتے ہیں۔ زکوٰۃ کے لیے ہم نے الگ سے اکاؤنٹ مینٹین (Maintain) کیا ہوا ہے۔ ہم زکوٰۃ صرف مسلمان مستحق بچوں کی تعلیم کے لیے استعمال کرتے ہیں، ان بچوں کی اسکول کی فیس ہم اپنے نمائندے کے ذریعے ان کے اسکولوں تک خود جمع کرواتے ہیں۔ تاکہ ان پیسوں کا غلط استعمال نہ ہو۔ کیا یہ طریقہ درست ہے، اور اس سے زکوٰۃ ادا ہو جائے گی؟

مستفتی:

محمد عثمان
جمشید روڈ کراچی

الجواب حامداً و مصلیاً

صورت مسئولہ میں بہتر صورت تو یہ ہے کہ ادارے والے زکوٰۃ کی رقم مستحق طالب علم کے ہاتھ میں دیں اور وہ خود اپنی فیس ادا کرے اور اگر بچہ نابالغ ہو اور اس کے والد بھی مستحق زکوٰۃ ہوں تو زکوٰۃ کی رقم والد کو دی جائے تاکہ وہ بچے کی فیس ادا کریں۔

تاہم اگر بالغ بچہ خود یا نابالغ بچہ کی طرف سے اس کا والد یا سرپرست ادارے کو اس بات کی اجازت دے کہ وہ ان کی طرف سے زکوٰۃ وصول کرکے (فیس) ادا کر دیا کریں تو ادارے والوں کے لیے براہِ راست فیس ادا کرنا بھی درست ہوگا۔

بدائع الصنائع میں ہے:

ولو قضى دين حي فقير ان قضى بغير امره لم يجز ، لانه لم يوجد التمليك من الفقير لعدم قبضه وان كان بامره يجوز عن الزكاة لوجود التمليك من الفقير، لانه لما امر به صار وكيلا عنه في القبض فصار كان الفقير قبض الصدقة بنفسه. (بدائع الصنائع: ۲/۳۹، ط: سعید کراچی.)

فقط واللہ اعلم

کتبہ: عبد الحمید
المتخصص فی الفقہ الاسلامی
جامعۃ العلوم الاسلامیہ علامہ بنوری ٹاؤن کراچی
15/7/2011 — ۹/۸/۱۴۳۲ھ

دار الافتاء
جامعۃ العلوم الاسلامیۃ
علامہ بنوری ٹاؤن کراچی
پاکستان

ILM (Illuminating through Literacy Movement) Society ("ILM Society"), is registered in Pakistan under the Voluntary Social Welfare Agencies (Registration & Control) Ordinance, 1961 (XLVI of 1961). Registration # DSW(3578)/K